98125-دین پر چلتا رہا اور اعمال مخلوط ہونے کے بعد ایک عورت سے حرام تعلقات قائم کر بیٹھنے کے بعد اس سے شادی کرنا

سوال

میرا بیٹا دین کے احکام کا التزام واہتمام کرتا تھا، اور اس کے اعمال اچھے اور برے دونوں مخلط تھے، اس کا ایک لڑکی سے تعارف ہوا اور آپس میں حرام تعلقات قائم کر لیے، کیا اس سے شادی کرنے سے روکنا جائز ہے، یا کہ ہم اسے شادی کرنے دیں ؟

لیکن ہمیں اس لڑکی کی جانب سے لڑکے کے متعلق ڈرتے ہیں، یہ علم میں رہے کہ اس لڑکی کا سلوک اور عادت باقی لڑکیوں کی طرح ہی ہے جو کسی بھی نوجوان سے تعلق رکھے، لیکن اس کے بغیر کسی دوسرے نوجوان سے کچھ بھی نہ ہو وہ اس لڑکی کو بہت چاہتا ہے، کیا اسے شادی کرنے دیں اور پھر وہ بعد میں اسے طلاق دے دے ؟

اور کیا اس حالت میں طلاق کی نیت سے شادی کرنا عقد نکاح کو فاسد کر دیتا ہے، مجھے اللہ کا ڈر کھائے جا رہا ہے، ہم کیا کریں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہم کئی ایک فتاوی جات اور جوابات میں مرد وعورت کے اختلاط کی حرمت اور اس کی تباہی بیان کر چکے ہیں، وہ اختلاط جو شرع میں پردہ اور آپس میں ایک دوسرے کے معاملات وادب کے کسی بھی ضابطہ کے ساتھ منضبط نہیں، اور ہم مخلوط ملازمت اور تعلیم کی حرمت بیان کر چکے ہیں، اور ہمیں یہ افسوس ہے کہ بعض مفتیان کرام اس معاملہ میں تساہل سے کام لیتے ہیں، حالانکہ وہ بھی ملازمت اور تعلیم والی مخلوط جگہ میں جو خرابیاں ہیں انہیں جانتے ہیں، گویا کہ یہ کسی اور جہاں میں بستے ہیں، جہاں انہیں حرام اختلاط کا اثر نظر نہیں آتا، اور نہ ہی دل میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اور نہ عقل جاتی ہے اور دین ضائع ہوتا ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (1200) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

اختلاط کے ان برے اثرات سے کوئی نہیں بچ سکا، عفت و عصمت کی مالک عورت اس بدبودار اختلاط کے جوہڑ میں غوطہ زن ہے، اور اس پر اس کی گندگی اور قبیح منظر اور ردی قسم کی بو کثرت سے آنے لگی ہے، اور اللہ تعالی کی اطاعت گزار ایک مستقیم اور سیدھی راہ پر چلنے والے نوجوان کے متعلق بھی ایسا ہی کہہ سکتے ہو، وہ کیسا تھا اور کیسا بن گیا.

اللہ سبحانہ وتعالی نے مردوں میں عورت کی طرف میلان اور جھکاؤ رکھا ہے، اور اسی طرح عورتوں میں بھی مردوں کی طرف میلان اور جھکاؤ پیدا کیا ہے، لیکن اللہ تعالی نے اجنبی مرد و عورت کے درمیان حرام تعلقات مباح نہیں کیے، اور اسی لئے شریعت میں بہت سارے احکام ایسے ہیں جو اس فحاشی تک جانے کے سب راہ بند کرتے ہیں، اسی لئے کسی اجنبی عورت کو دیکھنا حرام ہے، اور اس سے مصافحہ کرنا اور اس کے ساتھ خلوت اور علیحدگی کرنا بھی حرام ہے، اور اکیلی عورت سفر بھی نہیں کر سکتی، اس کے علاوہ کئی ایک احکام ہیں جو شیطان کا راہ بند کرتے ہیں کہ وہ مسلمان کو زنا اور فحاشی میں ڈالے.

دوم :

ہماری فاضلہ بہن آپ کا کہنا ہے : اور ان دونوں کے درمیان حرام تعلقات قائم ہو گئے ہم اس جملے کا معنی نہیں جانتے احتمال ہے کہ اس کے دو معنی ہوں :

پہلا معنی: زنا اللہ اس سے محفوظ رکھے.

دوسرا معنی: دوستی اور خلوت اور زنا سے کم درجے کے افعال.

اگر پہلا احتمال ہو اور یہ واقع بھی ہوسکتا ہے: تو وہ دونوں عظیم اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالی نے غیر شادی شدہ زانی مرد اور عورت کو سو کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے، اور شادی شدہ کو موت تک رجم کرنے کا حکم دیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ زانی کا ایمان سلب ہوجاتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں زانی مرد اور عورت کو جہنم کی آگ میں ایک تنور کے اندر جلتے ہوئے دیکھا.

زانی کے زنا کی بنا پر جو امور مرتب ہوتے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ: زانی مرد کے لیے اس زانی عورت سے شادی کرنا حرام ہے، اور زانی عورت کے لیے بھی اس مرد سے شادی کرنا حرام ہے؛ کیونکہ زانی مرد اور زانیہ عورت کا نکاح حرام ہے، لیکن اگر وہ دونوں سچی اور خالص توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں اور عورت ایک حیض عدت گزار لے تو ان دونوں کا نکاح جائز ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ان دونوں کو اپنے فضل وکرم سے معاف فرمائے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (14381) اور (85335) اور (96460) اور (87894) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر دوسرا احتمال ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے جیسا کہ اس طرح کے حرام تعلقات کی بنا پر ہوتا ہے، خاص کر وہ اس سے شادی بھیکرنا چاہتا ہے تو کوئی ایسا مانع نہیں جو اس سے نکاح کرنے کا باطل کرتا ہو، لیکن اس اعتبار سے اسے نکاح سے روکا جاسکتا ہے کہ اس عورت کا دین اور خلق قابل قبول نہیں، اور وہ بیوی بننے کے قابل نہیں جو اس کے گھر کی حفاظت کرنے والی ہو، اور اس کی اولاد کی تربیت کرے، لیکن ہم آپ کے بیٹے کے حال میں یہ نہیں کہہ سکتے، اور اگر وہ لڑکی کوتاہی کی شکار تھی تو وہ بھی اس لڑکی جیسا ہی کوتاہی کا شکار ہے اور ہر وہ عیب جو ہم لڑکی میں تسلیم کرینگے وہی اس لڑکے میں بھی موجود ہوگا.

اور جب اس آدمی کو دین حکم دیتا ہے کہ وہ ایسی لڑکی تلاش کرے جو متقی اور پرہیزگار اور پاکباز ہو، تو دین اس عورت کو بھی یہی حکم دیتا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

.{خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں، اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں، اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں، اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں}. النور(26).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

.{تم میں سے جو مرد اور عورت بے نکاح ہوں ان کا نکاح کردو اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی}. النور(32).

عزیز سائلہ ہم منصف اور واقعی بنیں!!! اور آپ کے بیٹے کا جو پہلے حال تھا اس کو دیکھتے ہوئے مقارنہ نہ کریں، بلکہ آپ اس کی اس وقت حالت دیکھیں وہ کیسا ہے.

اور جب آپ دیکھیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چاہتے ہیں اور ان دونوں کی شادی کرنے کی رغبت بھی شدید ہے تو ان دونوں کی اصلاح کا سب سے قریب ترین راہ اور ان کے تعلقات کے شر و برائی سے بچاؤ کا راستہ یہی ہے کہ وہ شادی کرلیں حدیث میں آتا ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح کی مثل ہم کچھ نہیں دیکھتے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1847) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ہوسکتا ہے یہ چیز ان کی توبہ اور اصلاح اور دین پر چلنے کے لیے مناسب فرصت بن جائے جو شادی سے قبل صحیح ہونے میں معاون ہو.

سوم :

طلاق کی نیت سے شادی کرنا حرام ہے، کسی بھی مسلمان شخص کے لیے عقد نکاح سے قبل طلاق کی نیت کرنا جائز نہیں.

مزید اہمیت کی خاطر سوال نمبر (27104) اور (91962) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اس طرح کے معاملہ میں آپ کو خشیت الہی کا حکم دیتے ہیں، اللہ کی بندی چاہے وہ تمہاری بیٹی ہو کیا تم اس پر راضی ہوگی کہ کوئی اس سے طلاق کی نیت سے شادی کرے ؟!

کیا آپ کے شایان شان اور لائق ہے کہ تم اپنے بیٹے کی مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف اس کے متعلق سوچو اور اس کے لیے خیر تلاش کرو چاہے دوسرے لوگوں کے حساب پڑے؟!

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : ہم ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص آگ سے دور ہونا چاہتا اور جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اسے موت اس حالت میں آئے کہ اس کا اللہ تعالی پر ایمان ہو، اور لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے جو اپنے ساتھ پسند کرتا ہو..... " الحدیث

صحیح مسلم حدیث نمبر (1844).

واللہ اعلم .